Lesson 2: Al-A'araaf (Ayaat 26 - 39): Day 8

سُوۡرَۃُ الۡاَعۡرَاف کی تفسیر

۔۔۔۔ وَلِبَاسُ التَّقۡوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيۡرٌ‌ ؕ ذٰلِكَ مِنۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۲۶﴾

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور (جو) پرہیز گاری کا لباس (ہے) وہ سب سے اچھا ہے۔ یہ خدا کی نشانیاں ہیں تاکہ لوگ نصحیت پکڑیں (۲۶)

یہ لِبَاسُ التَّقۡوٰى کیا ہے ؟ یہ روح کا لباس ہے۔ یہ اندر کی حیا ہے۔ جب روح نے لِبَاسُ التَّقۡوٰى کا لباس پہنا ہوُا ہوتا ہے تو باہر کا لباس اتنا اہم نہیں رہتا۔ جتنا اندر فطرت سلامت ہو گی، حیا ہو گی انسان اپنے پہنے اوڑھنے میں ڈھکا چھپا رہے گا۔ اپنے آپ کو بچا کر رکھے گا۔

لِبَاسُ التَّقۡوٰى ۙ کی ایک تعریف یہ ہے کہ یہ وہ لباس ہے جو قیامت کے دِن متّقین پہنیں گے۔ قبر سے اُٹھ کر جو لباس پہنایا جائے گا، یہ وہ لباس ہے۔ سب سے پہلے ابراہیمؑ کو یہ لباس پہنایا جائے گا۔

یہ ایمان کا لباس ہے۔

یہ عملِ صالح کا لباس ہے۔

یہ خشیتِ الٰھی کا لباس ہے۔

یہ کل اقوال آپس میں ایک دوسرے کے خلاف نہیں بلکہ مراد یہ سب کچھ ہے اور یہ سب چیزیں ملی جلی اور آپس میں ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں۔

سب کو جوڑ کر دیکھ لیں تو یہ وہ لباس ہے جس کو پہن کر انسان تکبر کرنے کی بجائے اللہ سے ڈرے اور ایمان و عملِ صالح کا اہتمام کرے۔ ظاہری لباس پر زیادہ توجہ دینے کی بجائے انسان اندر کو پاک کرے۔ اپنے آپ کو غیبت، کینے، حسد جھوٹ اور ریاکاری سے پاک کرے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں لِبَاسُ التَّقْوٰی پہننے والا بنا دے۔ آمین۔

جس طرح ظاہر کو چھپاتے ہیں کہ اسی طرح اندر کا بھی خیال رکھیں۔ اللہ کے نبیؐ نے ایک موقع پر تین دفعہ دِل کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا 'تقویٰ تو یہاں ہے۔'۔ یعنی اصل تقویٰ تو دِل میں ہے۔ بعض بچیاں شروع سے بہت باحیا ہوتی ہیں۔ اسکارف یا چادر لیتی ہیں۔ اپنے آپ کو چھپا کر ڈھانپ کر رکھتی ہیں۔ اصل میں مائیں بچیوں کی آئیڈیل ہوتی ہیں۔ وہ اپنی ماں کو دیکھ کر اُس جیسا بننے کی کوشش کرتی ہیں۔ ایک ماں کا کردار بچے کے لئے مثبت رول ماڈل ہونا چاہیئے۔ ماں کی گود بچے کی پہلی درس گاہ ہے۔

'۔۔۔ یہ خدا کی نشانیاں ہیں تا کہ لوگ نصیحت پکڑیں۔'

لباس اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ سورۃ روم میں بھی اسی قسم کی ایک آیت آئے گی۔ اور کوئی اللہ کی مخلوق لباس نہیں پہنتی۔ زیبرا میں سب کی لائینیں/ Strips فرق ہیں۔ ہمیں تو سب زیبرے ایک جیسے لگتے ہیں لیکن زیبرا بچہ اپنی ماں کو لائینوں/ Strips کی تعداد اور ڈیزائن کی وجہ سے پہچانتا ہے۔

ایک اور بہت دِل چسپ بات یہ ہے کہ چھوتے بچے ہر نقاب والی ماں کو اپنی ماں سمجھ کر اُس کی طرف چلے جاتے ہیں۔ لیکن وہ بُرا نہیں مانتی۔ کہہ دیتی ہے بچے کو غلطی لگ گئی۔ لیکن جو مائیں نقاب یا چادر نہیں لیتیں اگر وہ لے بھی لیں تو بچے اُن کے سر سے کھینچ رہے ہوتے ہیں۔ پھر ماں آگے سے کہتی ہے کہ میرا تو بچہ مجھے نقاب یا حجاب نہیں لینے دیتا۔

یوں محسوس ہوتا ہے کہ ایسی بہنیں یہی کہتی ہیں کہ کبھی شوہر حجاب اور نقاب نہیں کرنے دیتا اور کبھی بچے۔ وہ خود ہی مظلوم بن جاتی ہیں۔

اسلام نے ہمیں حیا عطا کیا۔ اسلام نے ہماری مُردہ فطرت کو زندہ کیا۔

ایک بہن کہتی ہیں کہ جس طرح ڈرائیونگ کرتے ہوئے سیٹ بیلٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ میرا نقاب / حجاب، یہ لباس میرے لئے سیٹ بیلٹ ہے۔ مجھے غلط نظروں سے اور شیطان سے محفوظ رکھتا ہے۔

مثال: ہم جب صراطِ مستقیم پر چل رہے ہیں۔ شیطان ہمارے پیچھے لگا ہے۔ ایک انسان اگر اپنی گلی میں یا گھر کے آس پاس ہی گاڑی چلا رہا ہے کیا اُس کے لئے سیٹ بیلٹ پہننا اُتنا ضروری ہے جتنا ہائی وے پر گاڑی چلانے والے کے لئے؟ تیز گاڑی چلانے والے کی سیفٹی کے لئے سیٹ بیلٹ زیادہ اہم ہے۔ فرق ہے نا؟

جو صراطِ مستقیم پر جتنی تیزی سے بھاگنا چاہتا ہے۔ اُس کے لئے اسی طرح نقاب اور حجاب اُتنا ہی اہم ہے۔ جو جلدی سے نیکیوں میں آگے جانا چاہتی ہے، اُس کو چاہیئے نقاب پہن لے۔ تقویٰ کا لباس پہن لے۔ پردے کی حدود و قیود کو خیال رکھے۔

جو نماز بھی نہیں پڑھتے۔ جو آرام سے چل رہا ہے۔ اُن کے پردے کے پیچھے نہ پڑیں۔

اپنے اِرد گرد دیکھ لیں۔ جنہوں نے قرآن پاک پڑھتے ہوئے اللہ کے ہر حکم کو مان کر اُس پر عمل کر لیا، آج وہ اللہ کے سپاہی بنے ہوئے ہیں۔ جو بندہ اپنے عمل کو ٹھیک کر لیتا ہے وہ اللہ کے دین کا داعی بن جاتا ہے۔

ایک بہن نے کہا کہ قرآن پاک کی ان کلاسوں میں آ کر مجھے عمل کرنا آسان لگتا ہے۔ دین کی محفلوں میں آئیں تو کچھ سیکھیں اور پھر اُس پر عمل کریں۔

کسی کی خاطر نیکی نہ چھوڑیں اور کسی دوسرے کی خاطر گناہ نہ کریں۔

آپ خود فیصلہ کریں۔ حیا انسان کے اندر ہوتی ہے اور پھر لباس سے ظاہر ہوتی ہے۔ عورتوں میں رہتے ہوئے اپنے لباس کا خیال رکھیں۔ اپنے جسم کو ڈھانپ کر رکھیں۔ فیشن کے پیچھے نہ چلیں۔ کھلے اور ڈھیلے لباس پہنیں۔

کسی جگہ کے گند اور کچرے کو اُٹھا کر کوڑے دان میں پھینک دینا اچھی عادت ہے لیکن کسی جگہ کے گند کو گھر گھر پھینک دینا اور پھیلا دینا بد تہذیبی اور غیر مہذب حرکت ہے۔ آج عورت کی نمائش سے یہی ہوا کہ اس بے حیائی کو میڈیا کے ذریعے گھر گھر پہنچا دیا گیا ہے۔

تین ناموں پر بے حیائی کو پھیلا دیا گیا ہے۔

1. مذہب کے نام پر؛ کہ دیوتا اور بتوں کے سامنے بے لباس ہو گئے۔ ہندو دھرم میں کچھ لڑکیوں کو داسیاں بنا دیا جاتا ہے۔ وہ دیکھ بھال کے لئے مندروں میں چھوڑ دی جاتی ہیں۔ وہ مندر میں مختصر لباس پہنتی ہیں۔ کچھ سادھو بھی اسی طرح کم کپڑے پہنتے ہیں۔
2. کلچر کے نام پر؛ فیشن یا کیٹ واک کے نام پر۔
3. سادگی کے نام پر؛ بعض گھروں میں کام کرنے والی اپنے لباس سے بے نیاز ہوتی ہیں۔ اور کچھ افریقی معاشرے کے لوگ تھوڑے سے کپڑے پہنتے ہیں۔

پھر آگے ہمیں پکارا گیا ہے؛ یہاں اپنا نام لکھیں۔

يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ لَا يَفۡتِنَنَّكُمُ الشَّيۡطٰنُ كَمَاۤ اَخۡرَجَ اَبَوَيۡكُمۡ مِّنَ الۡجَنَّةِ يَنۡزِعُ عَنۡهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوۡءٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰٮكُمۡ هُوَ وَقَبِيۡلُهٗ مِنۡ حَيۡثُ لَا تَرَوۡنَهُمۡ ؕ اِنَّا جَعَلۡنَا الشَّيٰطِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ لِلَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۲۷﴾

اے بنی آدم (دیکھنا کہیں) شیطان تمہیں بہکانہ دے جس طرح تمہارے ماں باپ کو (بہکا کر) بہشت سے نکلوا دیا اور ان سے ان کے کپڑے اتروا دیئے تا کہ ان کے ستر ان کو کھول کر دکھادے۔ وہ اور اس کے بھائی تم کو ایسی جگہ سے دیکھتے رہتے ہیں جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھ سکتے ہم نے شیطانوں کو انہیں لوگوں کا رفیق کار بنایا ہے جو ایمان نہیں رکھتے (۲۷)

يَفْتِنَنَّكُمُ : یعنی تمہارے والدین سے؛ماں اور باپ دونوں۔

يَنْزِعُ : ن ز ع۔ یعنی ابلیس اور اُس کے پیروکار۔ ایجنٹ۔ نمائندے۔ اولاد۔ تمہیں دیکھتے ہیں۔ یعنی اُس نے اپنے ساتھ لوگ تیار کر رکھے ہیں۔ جن سے معاشرے میں بُرائی پھیلتی ہے۔ بعض اوقات تو ہمیں نظر ہی نہیں آتا۔ کچھ پتا ہی نہیں چلتا۔

دوستی۔ اللہ ایمان والوں کا دوست ہے۔'۔۔ ہم نے شیطانوں کو انہیں لوگوں کا رفیق کار بنایا ہے جو ایمان نہیں رکھتے۔'

بے ایمان اور غلط قسم کے لوگ شیطان کے دوست ہیں۔

جس دل مین ایمان نہیں ہو گا وہ اللہ کے ذِکر سے ایمان سے خالی ہو گا۔ اور ایسا خالی گھر شیطان کا اڈّہ بنے گا۔

اللہ نے شیطان کو عام لوگوں کی نظروں سے چھپا دیا۔ اور پھر لوگوں نے سوچا شیطان تو ہے ہی نہیں۔ شیطان جو انسانوں پر حملہ کرتا ہے اُن طریقوں میں سے ایک مہلک وار یہ ہے کہ وہ لوگوں کو احساس دِلاتا ہے کہ شیطان ہمارے آس پاس نہیں ہے۔

یعنی انسان جو کر رہا ہے خود کر رہا ہے۔ شیطان انسان کو احساس تک نہیں ہونے دیتا کہ وہ یہ سب کچھ انسان سے کروا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے شیطان کو کیوں چھپادیا؟ شیطان ہمیں نظر کیوں نہیں آتا؟

آیت الکرسی میں آتا ہے کہ اللہ ایمان والوں کا دوست ہے۔ شیطان کے دوست بے ایمان لوگ ہیں۔ جیسے گندگی اور مکھی کا ساتھ ہے ایسے ہی شیطان اور منکرینِ حق کا ساتھ ہے۔ جس دِل میں ایمان نہیں وہ شیطان کا دوست ہے۔

کیا شیطان بدصورت ہے اس لئے چھپایا؟ اس لئے چھپادیا تاکہ لوگ سامنے دیکھ کر ڈرنے کی بجائے اپنے عمل اپنی مرضی سے کر سکیں۔ شیطان کی شکل کیسی ہوگی؟ شیطان انتہائی خوبصورت چہرے کے ساتھ فُل میک اَپ میں انسان کے سامنے آتا ہے۔ شکل بدل بدل کر آتا ہے۔ رُوپ دھارلیتا ہے۔ گیٹ اَپ تبدیل کرتا رہتا ہے۔ انسان کو بہکاتا رہتا ہے۔

شیطان کیسے بہکاتا ہے؟

وَاِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَةً قَالُوۡا وَجَدۡنَا عَلَيۡهَاۤ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا‌ ؕ قُلۡ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ‌ ؕ اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۸﴾

اور جب کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے اور خدا نے بھی ہم کو یہی حکم دیا ہے۔ کہہ دو خدا بے حیائی کے کام کرنے کا ہرگز حکم نہیں دیتا۔ بھلا تم خدا کی نسبت ایسی بات کیوں کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں (۲۸)

یعنی ہمارے ہاں رواج ہے۔ دودھ پلائی تو محبت کی نشانی ہے۔ دیور بھابھی کے مذاق بھی ہونگے۔ ہمارے تو یہی ہوتا آیا ہے۔ سالیاں جوتا چھپائی بھی کرتی ہیں۔ بزرگوں کو نام لے کر بے حیائی کے کام کرتے ہیں۔

آپ دیکھ لیں کہ فَاحِشَةً کے نام پر منگنی شادی پر کیسی رسمیں کی جاتی ہیں۔ اور کیسے بے ہودہ مذاق کیئے جاتے ہیں۔

فَاحِشَةً کے نام پر کہ ہمارے خاندان کی رسم ہے۔

اور یہ کہ اللہ کا نام لے کر یہ کام کیئے جاتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں یہی حکم دیا ہے۔ مثال جیسے مشرکینِ مکہ خانہ کعبہ کا طواف برہنہ حالت میں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ نے ہمیں یہی حکم دیا ہے۔

'۔۔۔اور خدا نے بھی ہم کو یہی حکم دیا ہے۔ کہہ دو خدا بے حیائی کے کام کرنے کا ہرگز حکم نہیں دیتا۔ بھلا تم خدا کی نسبت ایسی بات کیوں کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں (۲۸) '

یعنی بے علمی اور جہالت کی وجہ سے ایسی غلط باتیں کرتے ہو؟

اپنی مرضی اور اپنی خواہشِ نفس کو پورا کرنے کے لئے کام کرتے ہیں۔ لیکن پھر قرآن اور حدیث کا نام لے کر غلط کام کرتے ہو۔

آج کا ماڈرن طریقہ یہی ہے۔ کہ لوگ قرآن اور حدیث کے اپنی مرضی کے معنی نکال لیتے ہیں۔ ایسے ترجمے اور تفسیر کرتے ہیں جن سے گمراہی پھیلتی ہے۔ اپنی مرضی کے فتوے دیتے ہیں۔ مکس گیدرنگز کے فتوے دیتے ہیں۔ عورت عورتوں میں جو مرضی کرے جیسے فحاشی اور بے حیائی کے فتوے دیتے ہیں۔ بھائی بہن مہندی پر ڈانس کر لیں۔ منگیتر مل کر ڈانس کر لیں۔

گولڈن ریشمی شیروانی پہن لیں ایک دن کی ہی تو بات ہے۔ پیلے کپڑے پہن لیں کچھ نہیں ہو گا۔ ایک دن سے کیا ہوتا ہے۔

اَب اگر تو آپ غیر مسلموں کی نقل کرنے کو فحاشی سمجھتے ہیں تو خود سے پوچھ لیں کیا اللہ فحاشی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے؟

فحاشی اور بے حیائی کرنے والے شیطان کے دوست ہیں۔

اپنا محاسبہ کریں کہ میں کس کی دوست ہوں؟